فون ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفضل بید اللہ یُؤتیہِ مَن یَّشاءُ
عسیٰ اَن یَّبعثک ربک مقامًا محمودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۶۰/۲۵ | ۵ ذوالحجہ ۱۳۹۰ ہجری ۲ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش ۲ فروری ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۸

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

## احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۳۱ جنوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو ایکسرے چوٹ لگنے کے بعد لیا گیا تھا اس میں کمر کی ہڈی میں ہلکی چوٹ کا شبہ تھا۔ آج کرنل محمود الحسن صاحب سرجن راولپنڈی سے حضور کو دیکھنے آئے تو انہوں نے بھی یہی تشخیص کی کہ ہڈی کو چوٹ آئی ہے یعنی کمر کی ہڈی کے دوسرے ٹکڑے پر چوٹ کا اثر ہے اور وہ سامنے سے کچھ دب گیا ہے۔ لاہور کے ڈاکٹروں نے بھی اور کرنل صاحب نے بھی یہی کہا ہے کہ یہ تشویش کی بات نہیں۔ البتہ اس کے لئے تین ہفتہ سخت جگہ پر مکمل آرام یعنی لیٹا رہنا ضروری ہے۔ اس کے بعد تین ہفتہ ہلکی حرکت کر سکتے ہیں۔

احباب جماعت خاص درد و الحاح اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں تا اللہ تعالیٰ جو شافی مطلق ہے۔ اپنے فضل سے اس چوٹ کے سب اثرات جلد سے جلد دُور فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت والی اکام والی بہت لمبی زندگی عطا فرمائے۔

### اخبار احمدیہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ایک عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔

احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

• محترم ٹھیکیدار غلام رسول صاحب لمبے عرصہ سے بیمار ہیں ان دنوں پھر تکلیف زیادہ ہے اور کمزوری بڑھتی چلی جا رہی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل عطا فرمائے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اِسلام کی ترقی آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ہوتی رہی ہے

## اس کے بے شمار انوار اور برکات نے خدا تعالیٰ کو قریب کر کے دکھلایا ہے

"ہم یقینی اور قطعی طور پر ہر ایک طالب حق کو ثبوت دے سکتے ہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ھدایت دیتا رہا ہے۔ جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی اور ابوالحسن خرقانی اور ابویزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی اور ذوالنون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری۔ اور قطب الدین بختیار کاکی۔ اور فریدالدین پاکپٹنی اور نظام الدین دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اسلام میں گذرے ہیں اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے اور اس قدر ان لوگوں کے خوارق علماء اور فضلاء کی کتابوں میں منقول ہیں کہ ایک متعصب کو باوجود سخت تعصب کے آخر ماننا پڑتا ہے کہ یہ لوگ صاحب خوارق کرامات تھے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے نہایت صحیح تحقیقات سے دریافت کیا ہے کہ جہانتک بنی آدم کے سلسلہ کا پتہ لگتا ہے سب پر غور کرنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جس قدر اسلام میں اسلام کی تائید میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی گواہی میں آسمانی نشان بذریعہ اس امت کے اولیاء کے ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں ان کی نظیر دوسرے مذاہب میں ہرگز نہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی ترقی آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ہوتی رہی ہے اور اس کے بے شمار انوار اور برکات نے خدا تعالیٰ کو قریب کر کے دکھلا دیا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ اسلام اپنے آسمانی نشانوں کی وجہ سے کسی زمانہ کے آگے شرمندہ نہیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۹۱-۹۲)

# مجلسِ مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت انشاء اللہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ امان ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ مارچ ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگی۔

۱۔ احباب حسب قاعدہ لعد مشورہ جماعت تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۲۰ فروری ۱۹۷۱ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں احباب سے پابندی کی درخواست ہے۔

۲۔ امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع بھی ۲۰ فروری ۱۹۷۱ء تک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ر تبلیغ ہش ۱۳۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی جس کو سعادت نصیب ہوتی ہے اس کو سب سے پہلے یہ عہد کرنا پڑتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ بظاہر تو یہ ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر اس پر عمل کرنا آسان نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلئے کھڑی کی ہے کہ اس زمانہ میں دین اسلام بظاہر لوگوں کے دلوں سے نکل گیا ہے اور تمام دنیا مادہ پرستی کی طرف جھک گئی ہے اور اخلاقی سطح بہت گر گئی ہے لوگ پیسہ کمانے اور دولت بنانے کو ہر بات پر ترجیح دیتے ہیں اور دین کے کاموں میں دلچسپی نہیں لیتے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دُنیا پرستی کی حد ہو گئی ہے۔ ہر شخص دنیا ہی کا شیدائی نظر آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جدھر آنکھ اٹھاتا ہے ابنائے دُنیا ہی کو دیکھتا ہے چونکہ ایسے مخلصوں کی نظیریں بہت ہی کم ہیں جو خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل تعلقات کا نمونہ ہوں اس لئے اس طرف توجہ ہی نہیں۔ برخلاف اس کے دُنیا پرستوں کی نظیریں نظر آتی ہیں اس لئے ہر شخص اس طرف کو جھکتا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف بہت ہی کم لوگ آتے ہیں کیونکہ خدا کی راہ اختیار کرنا دنیا سے باہر ہو جاتا ہے۔ جب تک انسان ایک موت اختیار نہیں کر لیتا اس راہ سے داخل نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے فرمایا ہے۔ موتوا قبل ان تموتوا۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۰۲)

ایسے زمانہ میں ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے بندے کو کھڑا کرے جو دنیا سے زندگی کی اس بے اعتدالی کو ختم کر کے متوازن زندگی گذارنے کی رہنمائی کرے اور دنیا میں مال و دولت کی جو حرص اس قدر بڑھ گئی کہ لوگ اللہ تعالیٰ ہی کو بھول بیٹھے ہیں اور روحانی اور اخلاقی اقدار کو پس پشت ڈال رہے ہیں سچے اسلامی اصولوں کی طرف متوجہ ہوں تا کہ معاشرہ ان جرائم سے پاک ہو جائے جو دولت پرستی کی وجہ سے اس زمانہ میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ تاہم دنیا پر دین کو مقدم کرنے کا عہد جو مضمرات رکھتا ہے اس کی وضاحت ضروری ہے حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مصائب بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ مصائب ہیں جو زیر سایہ شریعت ہوتے ہیں۔ انسان احکام کی تعمیل کے لئے انقطاع حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس طرف ہر ایک دنیاوی تعلق میں جو کشش ہے وہ اس کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ بیوی، بچے، دوست دنیاداری کی رسوم کے تعلقات چاہتے ہیں کہ ہماری کشش ان انقطاع کا تقاضا کرتی ہے۔ ان سب کا چھوڑنا ایک موت کا سامنا ہوتا ہے۔

ہمارا یہ مطلب تو نہیں کہ ان سب کو اس طرح چھوڑے کہ ان سے کوئی تعلق ہی نہ رکھے ایک طرف بیوی بیواؤں کی طرح ہو جائے اور بچے یتیموں کی طرح ہو جائیں قطع رحم ہو جاتے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ بیوی بچوں کا پورا تعہد کرے۔ اُن کی پرورش پورے طور سے کرے اور حقوق ادا کرے۔ صلہ رحم کرے۔ لیکن دل ان میں اور اسباب دُنیا میں نہ لگادے دل بایار دست بکار رہے۔

اگرچہ یہ بات بہت نازک ہے مگر یہی سچا انقطاع ہے جس کی مومن کو ضرورت ہے وقت پر خدا تعالیٰ کی طرف ایسا آجاوے کہ گویا وہ ان سے کورا ہی تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسین صاحبؓ نے ایک دفعہ سوال کیا کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہاں۔ حضرت حسین علیہ السلام نے اس پر بڑا تعجب کیا اور کہا کہ ایک دل میں دو محبتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں۔ پھر حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہا کہ وقت مقابلہ پر آپ کس سے محبت کریں گے فرمایا اللہ سے غرض انقطاع اُن کے دلوں میں مخفی ہوتا ہے اور وقت پر ان کی محبت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جاتی ہے مولوی عبد اللطیف صاحب نے عجیب نمونہ انقطاع کا دکھلایا۔ جب انہیں گرفتار کرنے آئے تو لوگوں نے کہا کہ آپ گھر سے ہو آویں۔ آپ نے فرمایا ہمارا ان سے کیا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ سے میرا تعلق ہے سو اُس کا حکم آن پہنچا ہے، میں جاتا ہوں۔ ہر چیز کی اصلیت امتحان کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ اصحاب رسول اللہؐ سب کچھ رکھتے تھے زن و فرزند اور اموال و اقارب سب کچھ اُن کے موجود تھے۔ عزیز اور کاروبار بھی رکھتے تھے مگر انہوں نے اس طرح شہادت کو قبول کیا کہ گویا ایک شربت کا پیالہ انہیں میسر آگیا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۵)

حدیث النبیؐ

## دُنیا سے دِل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللّٰہ عَنْهُ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا"

(ترمذی کتاب الزہد ص ۶۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے جب اٹھے تو چٹائی کے نشان پہلو مبارک پر نظر آئے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ ہم آپ کے لئے ایک نرم سا گدیلا بنا دیں۔ تو کیا یہ اچھا نہ ہو؟ آپ نے فرمایا؟ مجھے دُنیا اور اس کے آرام سے کیا تعلق میں اس دنیا میں اس شتر سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے سستانے کے لئے اترا اور پھر شام کے وقت اس کو چھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

# خلافت راشدہ کے خلاف سازشیں اور ان کے اثرات

## تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء

بہر حال ان سب سازشیوں نے یہ چال چلی کہ سب نے حضرت علیؓ کی بیعت کر لی۔ نہ صرف انہوں نے بیعت کی بلکہ بعض صحابہؓ نے جو مدینہ میں فتنہ کی وجہ سے ابھی خاموش تھے اور بیعت سے الگ رہے تھے انہیں تلوار کا نشانہ بنا کر مجبور کیا کہ وہ حضرت علی کی فوراً بیعت کریں۔ تا حضرت علیؓ اور عام مسلمانوں پر یہ واضح ہو جائے کہ یہ لوگ تو خلافت کے بڑے حامی ہیں۔

اس طرح حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں سبائی سازشیوں کی پہلی چال خلافت راشدہ کو نقصان پہنچانے میں حضرت علیؓ کو خلیفہ انتخاب کرنے میں ان لوگوں کی شرکت اور ان کی بیعت میں شمولیت تھی جنہوں نے فی الواقعہ حضرت عثمان کو قتل کیا تھا اور ان کی شرکت بھی جو آپ کے قتل کے محرک اور اس میں اعانت کرنے والے تھے اور مجموعی طور پر سارے فتنہ و فساد کے ذمہ دار تھے۔ ان کی شمولیت نے اور دوسری طرف سرکردہ اصحاب النبیؐ کے اس خیال نے کہ خلافت کے احترام کا یہ تقاضا ہے کہ قاتلین عثمانؓ سے فوری طور پر قصاص لیا جائے بڑی مشکل پیدا کر دی۔ حضرت علیؓ کا یہ خیال تھا کہ قصاص کا مسئلہ حالات کے درست ہونے تک مؤخر کیا جائے۔ ان حالات کو دیکھ کر سازشیوں کی ایک جماعت نے جو حضرت عثمانؓ کے قتل میں شریک تھے یہ چال چلی کہ حضرت عائشہؓ کو اس بات پر آمادہ کریں کہ آپؓ حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے جہاد کا اعلان کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے اس خیال کے پیش نظر کہ حضرت عثمان کا قصاص ضروری ہے اس بات کا اعلان کر دیا اور صحابہ کرام کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ حضرت طلحہؓ حضرت انسؓ وغیرہ سرکردہ اصحاب آپؓ کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت علیؓ نے مفسدین کی فتنہ انگیزیوں کے پیش نظر فوری طور پر قصاص لینے کی وجہ سے جن مشکلات کے پیش آنے کا خطرناک اندیشہ تھا۔ ان کا بعض صحابہؓ کے سامنے ذکر کیا۔ صحابہؓ کے ایک وفد نے جو آپؓ کے پاس اسی غرض کے لئے آیا تھا ان باتوں کو سن کر آپ کی مجبوری کو تسلیم کیا اور اس کے پیش نظر سازگار حالات کے قیام تک قصاص مؤخر کرنے میں آپ سے اتفاق کر لیا

## قاتلین عثمانؓ کی مذمت

لیکن دراصل مفسدین اور فتنہ پردازوں کا اصل منشاء تو حضرت علیؓ کی خلافت میں رخنہ ڈالنا تھا۔ چنانچہ ان سازشوں اور فتنوں کی وجہ سے حضرت علیؓ کے لئے کام کرنا مشکل ہو گیا۔ اگرچہ حضرت علیؓ نے ان ریشہ دوانیوں سے بیزاری کا اظہار کر دیا تھا لہذا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ حضرت علیؓ فسادی گروہ کے درپردہ حامی تھے۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے خلافت کے بعد پہلے خطبہ میں ہی قاتلین عثمانؓ اور ان کے حامیوں کو شیطان کا آلہ کار قرار دیتے ہوئے بیزاری کا اظہار کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ انہوں نے شیطان کے ورغلانے سے مسلمانوں میں پھوٹ ڈال دی ہے آپؓ نے ایسے لوگوں کو واضح طور پر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام حرام کاموں سے زیادہ حرام مسلمانوں کا خون قرار دیا ہے اور مسلمانوں کو باہم متحد و مخلص ہو کر زندگی بسر کرنے کا حکم دیا ہے۔

(طبری حصہ سوم)

ایک اور خطبہ میں آپ نے اپنی فوج کو جمع کر کے جب آپ بصرہ کی طرف کوچ کرنے والے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کا اتحاد خلیفہ اول کے ذریعہ قائم رکھا۔ پھر خلیفہ دوم کے ذریعہ پھر خلیفہ سوم کے ذریعہ۔ پھر شہادت عثمانؓ کا حادثہ ہوا اور مختلف قوموں نے اپنی دنیا طلبی کی خاطر امت میں پھوٹ ڈال دی ان لوگوں کو اس بات کا حسد تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو کیوں فضیلت عطا فرمائی۔ اس لئے یہ لوگ چاہتے تھے کہ زمانہ کو پھر دور جاہلیت میں تبدیل کر دیں تاکہ ایک دوسرے پر کوئی فضیلت باقی نہ رہے ... خبردار! میں کل یہاں سے بصرہ کی طرف کوچ کر دوں گا۔ تم لوگ بھی میرے ساتھ کوچ کرو۔ ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہرگز نہ جائے جس نے حضرت عثمانؓ کی شہادت میں کسی قسم کی معاونت کی ہو۔ یا اس میں کسی قسم کا حصہ لیا ہو۔ یہ بیوقوف لوگ مجھ سے جدا ہو جائیں۔"

قاتلین عثمانؓ کے گروہ نے حضرت علیؓ کا یہ خطبہ سن کر اپنی خیریت نہ دیکھی انہوں نے باہمی خفیہ مجالس منعقد کر کے مشورے کئے۔ جن پر عبداللہ بن سباء کے اس مشورے پر اتفاق کیا گیا کہ عائشہؓ و علیؓ و معاویہؓ میں کسی طرح صلح نہ ہونے دی جائے۔ کیونکہ اگر ان کی صلح ہو گئی تو ہمارے خونوں پر ہو گی۔ اس فیصلہ کے ماتحت فسادی گروہ نے جو سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں تھے جب کہ باہم صلح کی سکیم سفیروں کی گفتگو کے بعد مکمل ہو چکی تھی۔ رات کو اچانک عہد کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ کی فوج پر حملہ کر کے جنگ کی طرح ڈال دی جس پر ہزاروں مسلمان دونوں طرف سے مارے گئے۔ بالآخر حضرت علیؓ و عائشہؓ میں صلح ہو گئی۔ مگر امیر معاویہؓ نے صفین میں حضرت علیؓ کے خلاف فوج جمع کی حضرت علیؓ کو بھی مقابلہ کے لئے اپنی فوج ساتھ باہر نکلنا پڑا۔ ان میں منافقین اور فتنہ پرداز سازشیوں کی بہت بڑی تعداد تھی۔ چنانچہ امیر معاویہ کی طرف سے جب ابو مسلم خاص نے حضرت علیؓ سے عرض کیا کہ اگر قاتلین عثمانؓ کو میرے حوالے کر دو تو میں اور تمام اہل شام آپ کی بیعت کر لیں گے" اس پر فوراً حضرت علیؓ کی فوج میں سے دس ہزار مسلم نوجوانوں نے آگے بڑھ کر کہا کہ ہم سب قاتلین عثمانؓ ہیں گرفتار کر لو اور لے چلو۔"

(خلفائے راشدین ص۳۰۲)

دوسری مرتبہ حضرت معاویہ نے حضرت ابو درداء اور حضرت امامہ کے ہاتھ حضرت علیؓ کے پاس کہلا بھیجا کہ

"اگر آپ قاتلان عثمانؓ میرے سپرد کر دیں تو میں سب سے پہلے آپ کی بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

تو اس پیغام کے سنتے ہی حضرت علیؓ کی فوج میں سے ۲۰ ہزار سپاہی باہر نکل آئے اور چلانے لگے کہ ہم ہیں قاتلان عثمانؓ"۔

(خلفائے راشدین ص۳۰۳)

## حضرت علیؓ کا موقف

ایسے ہی مفسدین اور ان کے پیدا کردہ حالات کی وجہ سے حضرت علیؓ کا یہ موقف تھا کہ پہلے نظام کا استحکام ضروری ہے اس کے بعد قصاص کی طرف توجہ دی جائے گی۔ اس معاملہ میں آپ ہی کا موقف درست تھا اور اس موقف کی تائید میں آپ کا ساتھ دینا ہر ایک کے لئے ضروری اور لازمی تھا۔ اور کسی خاص شرط کی وجہ سے بیعت سے توقف کرنا دراصل استحکام نظام خلافت میں رخنہ پیدا کرنے کے مترادف تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اس زمانہ کے مامور اور حکم و عدل ہیں حضرت علیؓ کے موقف کو درست قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

والحق ان الحق مع المرتضیٰ فمن قاتلہ فی وقتہ فقد بغیٰ و طغیٰ۔

(سر الخلافۃ)

سچ ہے کہ حق حضرت علی المرتضیٰؓ کی طرف تھا۔ پس ان کے وقت میں جس نے بھی ان سے مقاتلہ کیا اس نے بغاوت کی اور سرکشی دکھائی

جنگ صفین جس میں حضرت معاویہ کے حامیوں کو شکست ہو رہی تھی ان کے سرکردہ ساتھیوں نے یہ ہوشیاری کی کہ نیزوں پر قرآن اٹھا لئے۔ اور کہا جو کچھ قرآن فیصلہ کرے وہ ہمیں منظور ہے اور اس غرض کے لئے حکم مقرر ہونے چاہئیں اس پر انہی فتنہ پردازوں اور مفسدین نے جو حضرت عثمانؓ کے قتل کی سازشوں میں شامل تھے اور جو آپ کی شہادت کے معاً بعد اپنے بچاؤ کے لئے حضرت علیؓ کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ حضرت علیؓ پر یہ زور دینا شروع کیا کہ یہ بالکل درست کہتے ہیں آپ فیصلہ کے لئے حکم مقرر کر دیں۔ حضرت علیؓ نے بہتیرا انکار کیا مگر انہوں نے اور کچھ ان کمزور لوگوں نے جو ان کے دھوکہ میں آ گئے تھے حضرت علیؓ کو اس بات پر مجبور کیا کہ آپ حکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقرر کر دیں۔ چنانچہ حضرت معاویہؓ کی طرف سے عمرو بن العاصؓ اور حضرت علیؓ کی طرف سے حضرت ابو موسیٰ اشعری حکم مقرر کئے گئے۔ یہ تحکیم دراصل قتل عثمانؓ کے واقعہ میں تھی۔ اور شرط یہ تھی کہ قرآن کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ لیکن حکمین نے جو غلط فیصلہ کیا وہ یہ تھا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے یہ مان لیا تھا کہ حضرت علی معزول ہو جائیں۔ یہ فیصلہ چونکہ غیر متعلق اور قرآن کریم کے مطابق نہ تھا کیونکہ جس غرض کے لئے انہیں مقرر کیا گیا تھا اس سے علیحدہ ہو کر انہوں نے ایک اور امر کے متعلق فیصلہ دے دیا تھا اس لئے حضرت علیؓ نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور وہ اس انکار میں حق پر تھے۔ کیونکہ حکم اس غرض کے لئے مقرر نہیں کئے گئے تھے۔ اس پر حضرت علیؓ کے وہی منافق طبع ساتھی جنہوں نے حکم مقرر کروانے پر زور دیا تھا یہ شور مچانے لگے کہ حکم مقرر ہی کیوں کئے گئے تھے جب کہ دینی معاملات میں حکم ہو ہی نہیں سکتا حضرت علیؓ نے کہا کہ اولاً تو یہ بات معاہدہ میں شامل تھی کہ ان کا فیصلہ قرآن کے مطابق ہوگا۔ جس کی انہوں نے تعمیل نہیں کی دوسرے حکم تو خود تمہارے اصرار کی وجہ سے مقرر کیا گیا تھا اور اب تم ہی کہتے ہو کہ میں نے حکم کیوں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے جھک مارا ہے اور ہم نے جو آپ سے کہا تھا وہ ہماری غلطی تھی۔ مگر سوال یہ ہے کہ آپ نے یہ بات کیوں مانی؟ اس کے تو یہ معنی ہیں کہ ہم بھی گنہگار ہو گئے۔ اور آپ بھی مگر حضرت علی نے فرمایا کہ میں نے کوئی غلطی نہیں کی۔ جس امر کے متعلق میں نے حکم مقرر کیا تھا شریعت اسلامیہ کی رو سے اس میں حکم مقرر کرنا جائز ہے۔ حکمین نے چونکہ اس شرط کو ملحوظ نہیں رکھا جو مقرر کی گئی تھی اور نہ اس غرض کو جس کے لئے انہیں مقرر کیا گیا تھا۔ اس لئے میرے لئے ان کا فیصلہ حجت نہیں۔ مگر انہوں نے حضرت علیؓ کے اس عذر کو تسلیم نہ کیا اور بیعت سے علیحدہ ہو گئے۔ تاریخوں میں لکھا ہے کہ علیحدہ ہونے والوں کی تعداد بارہ ہزار کے قریب تھی بہر حال یہ لوگ بیعت سے علیحدہ ہو گئے اور اس وجہ سے خارج کہلائے۔ اور اس مذہب کی ترویج شروع کی کہ واجب الاطاعت خلیفہ کوئی نہیں کیونکہ کسی ایک شخص کو امیر واجب الاطاعت ماننا لاحکم الا اللہ کے خلاف ہے۔“

(تاریخ الکامل جلد ۲ ص۱۳۰)

ان خارجیوں نے حضرت علی کی تکفیر و تکذیب کی اور بالآخر سازش کر کے حضرت علیؓ کو بھی شہید کر دیا۔ خارجیوں نے امیر معاویہ کو بھی قتل کرنے کی سازش کی مگر وہ بچ گئے۔

یہ سازشی اور فتنہ پرداز اور ان کے ساتھ شامل ہونے والے ایسے لوگ تھے کہ اُن میں سے کوئی بھی سابق بالایمان نہیں تھا۔ سب نئے مسلمان تھے جن کے دلوں میں خدا۔ رسول اور خلیفۃ الرسول کی جو عظمت ہونی چاہیئے وہ بالکل نہ تھی نہ انہوں نے اسلام میں تربیت حاصل کی تھی نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی صحبت سے فائدہ اٹھایا تھا اور سبائی فتنہ پردازوں کا تو مقصد ہی یہ تھا کہ خلافت راشدہ کے نظام کو کلّی طور پر ختم کر کے اسلام کی ترقی اور دین کی تمکنت کے کام میں روک ڈال دی جائے۔

## خلافت راشدہ کے خلاف سازشوں کے المناک اثرات

خلافت راشدہ کے خلاف ان سازشوں اور فتنوں کے باعث نظام خلافت کو جو نقصان پہنچا اور اس کی جو بے حرمتی ہوئی اس کے نتیجہ میں عالم اسلام کو کن کن تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ ایک تکلیف دہ اور دردناک داستان ہے جو اپنی وسعت کے لحاظ سے صدیوں تک پھیلی ہوئی ہے اور مختلف ممالک میں مسلمان اس کا نشانہ بنے ہیں ان تمام نتائج اور اثرات کا بیان بہت وقت چاہتا ہے۔ اختصار کے ساتھ اس وقت چند ضروری اثرات و نتائج بیان کر دینے پر اکتفا کیا جائے گا۔

### پہلا اثر

پہلا اثر یہ ہوا کہ مسلمانوں کا اتحاد پارہ پارہ ہو کر رہ گیا۔ تین خلفاء شہید ہو گئے۔ حضرت علیؓ کے مفرط محبین اور غالی مبغضین کے دو گروہ مستقل طور پر پیدا ہو گئے نہ صرف یہ کہ آج تک اس اختلاف کی تلافی نہیں ہو سکی بلکہ بہت سی قیمتی اور قابل عزت و احترام جانیں ضائع ہوئیں۔ اور کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا دردانگیز سانحہ رونما ہوا۔ اور متعدد دیگر برگزیدہ افراد اذیت کا نشانہ بنے۔ حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کا اختلاف، حضرت عائشہؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کی لشکر کشی، جنگ جمل اور جنگ صفین۔ صرف جنگ صفین میں ہی ۴۵ ہزار شامی اور ۲۵ ہزار عراقی کام آئے اور دشمنان اسلام کی سازش کے نتیجہ میں مسلمانوں کی تلوار مسلمانوں کے گلے پر پڑی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

جنگ بصرہ اور جنگ کربلا، جنگ ذاب، جنگ مدینہ اور جنگ مکہ، یہ سب حادثات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ خلافت راشدہ کے نظام کو نقصان پہنچانے کے نتیجہ میں مسلمانوں کے باہمی اتحاد اور اسلام کی یک جہتی پر ضرب کاری لگی۔ ان سب تکلیف دہ واقعات نے اختلاف اور فرقہ داری کو مسلمانوں میں فروغ دیا اور بالآخر
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔

● تبصرہ

# اصحاب احمد۔ جلد چہاردہم

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان ایک عرصہ سے اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات زندگی کو محفوظ کرنے کے اہم کام میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ کی قابل قدر مساعی کے نتیجہ میں اب تک سینکڑوں صحابہ کرامؓ کے حالات جمع ہو چکے ہیں۔

حال ہی میں آپ نے ’اصحاب احمد‘ کی چودھویں جلد شائع کی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بزرگ صحابی۔ بلند پایہ عالم اور نامور مقرر حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوریؓ کے ایمان افروز حالات جمع کئے گئے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے سرکاری ملازمت ترک کر کے اور دنیوی علائق کو تیاگ کر ایک لمبے عرصہ تک ایک واعظ کی حیثیت سے اسلام کی خدمت کی۔ سینکڑوں غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ ہزاروں مسلم نوجوانوں نے آپ کے زیر اثر اپنی اصلاح کی۔ آپ شہرت کے بام عروج پر تھے کہ آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ آپ عزت و ناموری اور شہرت کو قربان کر کے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں آ گئے۔ آپ کو ۳۱۲ صحابہ کرامؓ میں شمولیت کا شرف حاصل ہے انجمن حمایت اسلام حیدرآباد نے آپ کو انگلستان میں تبلیغ اسلام کے لئے نامزد کیا تھا احمدیت قبول کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی آپ کو بطور مبلغ انگلستان بھجوانے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ لیکن آپ کی عمر نے وفا نہ کی۔ حضورؑ نے آپ کو نقی، ذکی۔ اشاعت اسلام کے لئے دلیر۔ صاحب ہمت اور صالح قرار دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے جذبہ تبلیغ کی تعریف کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے آپ کو شاہد قرار دیا۔ آپ کے ایمان افروز حالات کے مطالعہ سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ ہمارے اسلاف ایمان اور کردار کے کس بلند مقام پر فائز تھے۔ اور ان کی اقتداء اور پیروی کر کے انسان اپنی روحانی ترقی کے سامان کر سکتا ہے۔

کتاب کے آخر میں حضرت مولوی حسن علی صاحبؓ کی ایک تصنیف ”تائید حق“ من و عن درج کی گئی ہے جس میں حضرت مولوی صاحب نے اپنی قبولیت احمدیت کے واقعات بیان کئے ہیں۔ نیز ضرورت مصلح۔ ختم نبوت رفع عیسٰیؑ دجال۔ پیشگوئیوں کی تعبیر کے فلسفہ اور دیگر کئی مسائل پر سیر کن بحث کی ہے اس کتاب کی عظمت اس بات سے ظاہر ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا۔

”نہایت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ میں نے ایک
دفعہ اس کتاب کو پڑھنا شروع کیا تو میں
اس وقت تک سویا نہیں جب تک کہ میں
نے اس کتاب کو ختم نہ کر لیا“

الغرض یہ کتاب نہایت مفید اور بیش قیمت معلومات پر مشتمل ہے اور اس کے مطالعہ کے نتیجہ میں اس مقام کی تعیین ہوتی ہے جس پر قائم ہونا ہر احمدی کا فرض ہے۔ احباب جماعت کو یہ کتاب بکثرت خریدنی اور پڑھنی چاہیئے۔ اور اپنے اسلاف کے نیک اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے اور ان کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگین کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

کتاب ۱۶۲ صفحات (۲۰×۲۶/۸) پر مشتمل ہے کاغذ سفید اور کتابت و طباعت عمدہ ہے اور ۴ روپے میں احمدیہ بک ڈپو دارالرحمت شرقی ربوہ سے مل سکتی ہے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور
سے متعلق
مینیجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# واقفین زندگی کی اہمیت

مکرم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ

الٰہی سلسلوں کی ترقی اور کامیابی میں ان خوش قسمت افراد کا خاص حصہ ہوتا ہے جو اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے صرف کرنے کا عہد کرتے ہیں اور پھر اس عہد کو مرتے دم تک پوری طرح نبھاتے ہیں یہی وہ گروہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یوں فرمایا ہے:۔

ولتکن منکم امۃ
یدعون الی الخیر
ویامرون بالمعروف
وینھون عن المنکر
واولٰئک ھم المفلحون

یعنی اے مسلمانو! تم میں ہمیشہ ایک ایسی جماعت موجود رہنی چاہیئے جو منکرین کو تبلیغ کرنے اور مومنین کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنے کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف رکھے۔ یہی وہ جماعت ہے جو بالآخر کامیاب اور بامراد ہوتی ہے۔

اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اس امر پر خاص زور دیا ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرنی چاہیئے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

۱۔ "انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے...... مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کرکے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں"۔

۲۔ "خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں؟ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں..... اسلم وجھہ للہ کے معنی یہی ہیں کہ ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانہ الوہیت پر گرے اور اپنی جان مال آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کے لئے وقف کرے"۔

(ملفوظات جلد دوم)

یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ میں شروع سے لیکر آج تک مخلص واقفین زندگی کا گروہ موجود رہا ہے۔ جس نے آستانہ الوہیت پر گر کر اپنی جان مال اور آبرو کو خدا کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ یہ اسی گروہ کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد دنیا کے کناروں تک پہنچ چکے ہیں اور ان کے ذریعہ ہر جگہ اسلام ترقی کر رہا ہے یہ واقفین دراصل جماعت کے تمام افراد کی نمائندگی کرتے ہیں اور ان کی طرف سے خدمت دین کر رہے ہیں۔ اس لئے ہر فرد جماعت کا فرض ہے کہ وہ ان کے لئے دعائیں کرے اور ان کی مساعی میں ان کی مدد کرنے کی کوشش کرے۔

واقفین زندگی کے کام کو جو اہمیت حاصل ہے اس کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہمیشہ ان کے ساتھ غیر معمولی محبت و شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ اور اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ان کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے آج سے ستائیس برس قبل جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے عاجز کے نکاح کا اعلان فرمایا تو خطبہ نکاح میں حضور نے فرمایا تھا کہ

"میں نے یہ اعلان کیا ہوا ہے کہ سوائے اپنے عزیزوں کے یا ایسے لوگوں کے جن کے تعلقات دینی یا تمدنی لحاظ سے اس قسم کے ہوں کہ جن کی وجہ سے وہ گویا کالاقرباء ہی سمجھے جانے کے قابل ہیں۔ جب تک میری صحت اچھی نہیں ہوتی میں کوئی نکاح نہیں پڑھایا کروں گا۔

اس اعلان کے بعد میں نے بعض واقفین تحریک جدید کے نکاح پڑھے ہیں کیونکہ جو شخص زندگی وقف کرتا ہے وہ ایک ایسا تعلق دین اور اسلام سے پیدا کر لیتا ہے کہ گویا وہ سلسلہ کی اولاد ہے اور جو سلسلہ کی اولاد بن جائے۔ وہ کسی صورت میں بھی اپنی اولاد سے کم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کا تعلق دینی لحاظ سے ہے اور رشتہ داروں کا گو دنیوی لحاظ سے۔ گو رشتہ داروں کا دینی لحاظ سے بھی تعلق ہوتا ہے مگر ظاہری اور ابتدائی تعلق ان کا دنیوی لحاظ سے ہی ہوتا ہے۔ آج بھی اس اصل کے ماتحت میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے لڑکے کا نکاح پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اپنی ذات میں واقف زندگی ہیں یعنی انہوں نے اپنی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کر رکھی ہے اور ایک لمبے عرصہ سے جو ۲۵ سال سے بھی زائد ہے وہ اپنے آپ کو وقف کئے ہوئے ہیں۔ پھر ان کا ذاتی تعلق بھی میرے ساتھ اس قسم کا ہے کہ جو ان کو اس بات کا مستحق بنا دیتا ہے کہ ان کے ساتھ خاص سلوک کیا جائے اور اسی وجہ سے میں بھی آ گیا ہوں۔ ورنہ مجھے درد کی ایسی تکلیف ہے کہ سجدہ کرنا اور بیٹھنا مشکل ہے"

(ایامِ محمود حصہ سوم صفحہ ۳۶)

حضور رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشاد سے اور حضور کے عملی نمونہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ اگر واقفین زندگی اپنے فرائض کو پوری طرح سر انجام دیں تو ان کا جماعت میں کیا مقام ہونا چاہیئے حضور نے ان کو سلسلہ کی اولاد قرار دیا ہے۔

خدا کرے کہ واقفین زندگی اپنے مقام کی اہمیت کو سمجھیں اس کے مطابق اعمال بجا لائیں تا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی ان کی سعی مشکور ہو اور ان کا خاتمہ بالخیر ہو اور خدا کرے کہ جماعت میں بھی واقفین کی اہمیت اور ان کی قدر و منزلت ہمیشہ قائم رہے تا کہ غلبہ اسلام کے دن نزدیک سے نزدیک تر ہو جائیں۔ آمین۔

## لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ اکتوبر ۱۹۶۹ء سے ستمبر ۱۹۷۰ء تک کی جلسہ سالانہ پر شائع ہوئی ہے قیمت نہایت کم ہے۔ صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے تاکہ تمام لجنات آسانی سے خرید سکیں۔ اس رپورٹ میں کام کی سکیم اور سالانہ اجتماع ۷۰ء کے مقابلہ جات کے عنوانات شائع کر دئے گئے ہیں ہر لجنہ اماء اللہ کو چاہیئے کہ فوری طور پر رپورٹ منگوائے ورنہ مرکزی لجنہ کی مقرر کردہ سکیم کے مطابق لجنات کام نہ کر سکیں گی۔ اور اجتماع کی تیاری کروانی مشکل ہے۔ جس لجنہ نے جلسہ سالانہ پر رپورٹ نہیں خریدی وہ فوراً منگوا لے۔ ایسا نہ ہو کہ ختم ہو جائے۔ محدود تعداد میں چھپوائی گئی ہے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

## درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ ۱۳ ماہ سے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی وجہ سے بیمار رہیں۔ چلنے، پھرنے، اٹھنے بیٹھنے سے بالکل قاصر ہیں۔ اب اپریشن کی غرض سے لاہور ہسپتال لے جانا ہے۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

(محمد رشید دارالنصر ربوہ)

# یوگنڈا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوگنڈا ۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں آزاد ہوا۔ اس کا رقبہ برطانیہ کے رقبے کے برابر آبادی ۶۷ لاکھ کے قریب ہے اس میں سے ۹۸ فیصد افریقی ہیں اور باقی دو فیصد میں زیادہ تر ہندوستانی وپاکستانی اور تھوڑے سے یورپی باشندے ہیں۔ اپنے ذرائع وسائل کے اعتبار سے یہ براعظم افریقہ کا سب سے امیر ملک ہے اس کی سالانہ تجارت جو زیادہ تر کافی اور کپاس پر مشتمل ہے سات کروڑ تک پہنچتی ہے لیکن دوسرے افریقی ملکوں سے برعکس اس کی معیشت کا تمام تر انحصار انہی دو فصلوں پر نہیں ہے۔ یہاں مختلف قسم کی فصلیں اگائی جاتی ہیں اور صنعت وحرفت اور معدنیات کو ترقی دی جا رہی ہے

یوگنڈا غالباً افریقہ کا سب سے خوبصورت ملک ہے یہ براعظم افریقہ کی چار سب سے بڑی جھیلوں کے چاروں طرف پھیلا ہوا ہے جس میں وکٹوریہ اور البرٹ جھیلیں اتنی بڑی ہیں کہ انہیں سمندر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ پھر اس کے گرد کوہ مہتاب ہے جو افریقہ کا سب سے سحرانگیز پہاڑ ہے۔ یوگنڈا اپنے ہمسایہ ممالک کے لئے بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ دریائے نیل کے منبع کا محافظ ہے جو سوڈان اور متحدہ عرب جمہوریہ کی زندگی اور فلاح کا ضامن ہے نو آزاد ممالک روانڈا اور برونڈی کے باشندوں کو محنت مزدوری کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

یوگنڈا، کینیا اور ٹانگانیکا کے ساتھ مشرقی افریقہ کی مشترکہ منڈی بنا رہا ہے۔ یوگنڈا (جس کا رقبہ ۹۴ ہزار مربع میل ہے) بنیادی طور پر زرعی ملک ہے۔ یوگنڈا دولت مشترکہ میں کافی پیدا کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے کپاس کی پیداوار میں پاکستان اور ہندوستان کے بعد اس کا تیسرا نمبر ہے دوسری فصلوں میں گنا تمباکو اور چائے شامل ہیں۔ یوگنڈا کے دریاؤں اور جھیلوں کا رقبہ تیرہ ہزار چھ سو مربع میل ہے جو ماہی گیری ترقی پذیر صنعت کے لئے بڑی عمدہ بنیاد ہے۔ یہاں اکثر معدنیات ملتی ہیں لیکن تھوڑی مقدار میں نکالی جاتی ہیں۔ سب سے اہم کانیں تانبے کی ہیں جو ۱۹۵۶ء میں کھودی گئی تھیں دوسری جنگ کے بعد سے یوگنڈا کی صنعتیں خاص ترقی کر رہی ہیں۔ اس میں یوگنڈا کی ترقیاتی کارپوریشن کا بڑا ہاتھ ہے جس نے سیمنٹ مصنوعات اور ٹیکسٹائل کے کارخانے قائم کئے ہیں اور کان کنی، ہوٹل کی صنعت، گلہ بانی اور چائے کی کاشت کو فروغ دینے کے اقدامات کر رہی ہے۔ یوگنڈا نے یکم مارچ ۱۹۶۲ء کو داخلی حکومت خود اختیاری حاصل کی تھی۔ اس کے ایک ہفتہ بعد عام انتخابات کی تیاریوں کے لئے یوگنڈا کی قومی اسمبلی توڑ دی گئی ۲۵ اپریل کو انتخابات منعقد ہوئے جن کے نتیجہ میں نئی حکومت برسر اقتدار آئی۔ انتخابات میں یوگنڈا پیپلز کانگرس نے اکثریت حاصل کی اور اس کے لیڈر ملٹن اوبوٹے نے کبایکا پارٹی کے ارکان کے تعاون سے مخلوط حکومت قائم کی۔ کبایکا پارٹی کے ارکان بوگنڈا کے نمائندے تھے جنہیں بوگنڈا کی پارلیمنٹ نے بالواسطہ نیشنل اسمبلی کے لئے منتخب کیا تھا۔ جون ۱۹۶۲ء میں لندن میں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں برطانیہ اور یوگنڈا کے نمائندوں نے آزادی سے پہلے کے تصفیہ طلب امور پر غور و فکر کیا کانفرنس کی رپورٹ میں جو ۱۲ جولائی کو شائع ہوئی ۱۹۶۱ء کے اس عبوری سمجھوتے کی توثیق کی گئی تھی کہ یوگنڈا ۱۹۶۲ء کو مکمل آزادی حاصل کرلے گا۔

آزادی کے بعد یوگنڈا کی سیاست عدم استحکام اور انتشار کا شکار رہی ہے۔ مخالفین کی شروع سے ہی کوشش رہی ہے کہ وہ کسی طرح صدر اوبوٹے کو محروم اقتدار کر سکیں اور ان کی جگہ دائیں بازو کے کسی اعتدال پسند شخص کو ملک کی قیادت سونپ سکیں۔ مگر انہیں کامیابی نہ ہو سکی حال ہی میں صدر اوبوٹے دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے سنگاپور آئے تو مخالفین کو ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کا موقعہ مل گیا ملک کا اقتدار فوج کے کمانڈر انچیف میجر جنرل امین نے سنبھال لیا ہے اور صدر اوبوٹے نے تنزانیہ میں سیاسی پناہ حاصل کر لی ہے۔

ماخوذ

---

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

---

# دور ثانی کے واقفین عارضی کے لئے تحریک دعا

۱۴

۱۷۳۱ مکرم اکبر علی شاہ صاحب شیخ پور ضلع گجرات
۱۷۳۲ " سجاد احمد صاحب ربوہ
۱۷۳۳ " میاں ظہور الدین صاحب
۱۷۳۴ " سمیع اللہ صاحب گنجری قمر ضلع تھرپارکر
۱۷۳۵ " حاجی حسن خاں صاحب لطیف نگر فارم ضلع تھرپارکر
۱۷۳۶ " مرزا لطف الرحمٰن صاحب ننکانہ ضلع شیخوپورہ
۱۷۳۷ " محمد فاضل حیات صاحب بھینی شرق پور " "
۱۷۳۸ " چوہدری مبشر احمد صاحب گوندھ پور ضلع سیالکوٹ
۱۷۳۹ " کرامت حسین صاحب مختار کراچی
۱۷۴۰ " ابن السلام صاحب کوٹلی آزاد کشمیر
۱۷۴۱ " کیپٹن محمد صدیق صاحب شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ
۱۷۴۲ " محمود احمد صاحب بنگالی ربوہ
۱۷۴۳ " محمد شریف صاحب چک ۱۳۴ ضلع ملتان
۱۷۴۴ " قریشی محمد یعقوب صاحب مجوکہ ضلع سرگودھا
۱۷۴۵ " حمید احمد صاحب ربوہ
۱۷۴۶ " عبدالقادر صاحب طاہر اوکاڑہ ضلع ساہیوال
۱۷۴۷ " امیر الدین صاحب ناصر ناظم آباد لائلپور
۱۷۴۸ " محمد ادریس صاحب ربوہ
۱۷۴۹ " عبدالمجید صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ
۱۷۵۰ " غلام رسول صاحب کمال شہید ضلع سکھر
۱۷۵۱ " میاں غلام مصطفٰے صاحب ہیرک ضلع ساہیوال
۱۷۵۲ " محمد علی صاحب " "
۱۷۵۳ " محمد ابراہیم صاحب چک ۳۷۵/T.D.A ضلع مظفر گڑھ
۱۷۵۴ " شیخ کریم الدین صاحب بہاولنگر
۱۷۵۵ " محمد صدیق صاحب ربوہ
۱۷۵۶ " منیر احمد صاحب ناصر نصرت آباد ضلع تھرپارکر
۱۷۵۷ " لطیف عمر دین صاحب " " "
۱۷۵۸ " محمد سعید صاحب گھٹیاں ضلع سیالکوٹ
۱۷۵۹ " الطاف حسین صاحب سنت نگر لاہور
۱۷۶۰ " محمد لطیف صاحب بھروکے کلاں ضلع سیالکوٹ
۱۷۶۱ " بشیر احمد صاحب " " "
۱۷۶۲ " ماسٹر محمد اسحاق صاحب ریڑوالہ ضلع گوجرانوالہ
۱۷۶۳ " محمد صدیق صاحب ربوہ
۱۷۶۴ " قریشی رحمت علی صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ
۱۷۶۵ " محمد اسلم صاحب باندھی ضلع نوابشاہ
۱۷۶۶ " بابو محمد دین صاحب سعد اللہ پور ضلع گجرات
۱۷۶۷ " محبوب احمد صاحب " " "
۱۷۶۸ " منظور احمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ
۱۷۶۹ " عبدالحفیظ صاحب کھوکھر بخشے والا ضلع گوجرانوالہ
۱۷۷۰ " منصور احمد صاحب ظفر ربوہ
۱۷۷۱ " عبدالحق صاحب بریک ربوہ
۱۷۷۲ " بشیر احمد صاحب بنک اسٹریٹ میانوالی
۱۷۷۳ " مولوی عبدالمجید صاحب لارنس روڈ کراچی
۱۷۷۴ " چوہدری نذیر احمد صاحب ناصر مارٹن روڈ کراچی

---

**قائدین خدام الاحمدیہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک چندہ ضرور مرکز کو ارسال فرماویں** (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وقفِ جدید کے نئے سال (۱۳۵۰/۱۹۷۱) کے وعدہ جات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی جماعتیں مستعدی کے ساتھ نئے سال کے وعدہ جات ارسال کر رہی ہیں لیکن گزشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ بعض وعدہ جات سال کے ابتدائی تین ماہ گزرنے کے بعد موصول ہوئے ہیں حالانکہ وہ وقت وصول کا ہوتا ہے۔ وعدوں کا نہیں۔

پس دوست اپنے وعدہ جات انہی ایام میں کریں۔ اور دفتر ہذا کو اس کی فوری اطلاع فرما دیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

# اعلانات دار القضاء

(۱) مکرم جلال الدین صاحب و مکرم غلام محمد صاحب چک ۲۶۔ ج۔ ب آبادی کلاں ڈ.ا خاص ضلع لائل پور نے درخواست دی ہے کہ میاں خدا بخش صاحب درویش قادیان وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کو حضور کی طرف سے ربوہ میں دس مرلے اراضی بطور عطیہ ملی ہوئی ہے۔ خاکساران اس کے جائز وارث ہیں۔ اس لئے مذکورہ قطعہ ہم دونوں کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے

(۲) محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ ساکن دار الرحمت وسطی نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم ابو الفضل صاحب محمود کا مورخہ ۲۹/۹/۶۸ کو انتقال ہو چکا ہے۔ مرحوم کے نام مندرجہ ذیل قطعات الاٹ ہیں:۔

قطعہ ۷/۳۲ و ۱۲/۳۱ و ۱۳/۳۱ و ۶/۳۰ ۔ ان قطعات میں نصف حصہ میرا ہے دوسرا نصف حصہ میرے خاوند مرحوم کا ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں۔ ان کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں۔ (۱) ابو النصر محمود (۲) ابو البرکات محمود (۳) ابو الظفر محمود (۴) قمر احمد محمود (۵) ابو السعادت محمود (۶) نصیر احمد محمود پسران (۷) امۃ النصیر محمود (۸) امۃ الکریم محمود (۹) امۃ الحفیظ منصورہ محمود (۱۰) امۃ الحمید محمود دختران مرحوم۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

# تاجر حضرات کے لئے قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے

## زرّیں ارشادات

۱۔ ہر شخص (تاجر) یہ عہد کرے کہ میں ہفتہ کے پہلے دن پہلا سودا خدا تعالیٰ کے نام پر کروں گا۔

۲۔ ہر ہفتہ کے دن اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ دیکھوں آج خدا تعالیٰ کے سودے کے لئے دس روپے کا گاہک آتا ہے یا دو پیسے کا گاہک آتا ہے۔

۳ یہ طریق ایسا ہے جس میں چندہ کی کوئی مقدار معین نہیں۔

۴۔ یہ ایک قسم کا پُر لطف کام ہے کہ بجائے طبیعت پر بوجھ ہونے کے انسان کو اس میں لطف آتا ہے

۵ یہ کوئی ایسا بوجھ نہیں جس کا اٹھانا تمہارے لئے ناقابل برداشت ہے۔

۶ اب تو تاجر سارا دن بیٹھا رہتا ہے اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف کوئی توجہ ہی پیدا نہیں ہوتی۔

۷ مہینہ (یا ہفتہ) کے پہلے سودے کے لئے وہ ضرور سوچے گا کہ دیکھو آج مجھے کیا ملتا ہے خدا تعالیٰ سے کتنا ثواب حاصل کرتا ہوں۔

۸ خدا تعالیٰ تمہیں اس کے ذریعہ سے بہت زیادہ ثواب دینا چاہتا ہے۔

۹ اسی طرح (تاجر) قدم بہ قدم خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا چلا جائے گا۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

# درخواست ہائے دعا

۱ میری والدہ صاحبہ ۲۰ر جنوری کو خون کی قے اور خون کے پاخانے آجانے کی وجہ سے سخت کمزور ہیں۔ ڈاکٹر خون دینے کی تجویز کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(میر نعیم اللہ خان۔ نعیم ہمپی ہاؤس۔ ربوہ)

۲۔ میری اہلیہ کی صحت خراب رہتی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الرشید نعیم مہر شیری)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ پیٹ کی تکلیف سے شدید بیمار ہیں اور سول ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹروں نے پتہ میں پتھری کی تشخیص کی ہے۔ عنقریب آپریشن کیا جائے گا۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد رفیع کلینک قائد آباد ضلع سرگودھا)

۴۔ خاکسار کی اکلوتی بچی عزیزہ فرزانہ راحت عمر ۵½ سال چھ ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ بخار پہلے ہلکا اور وقفہ دے کر آتا تھا لیکن اب دو ماہ سے مسلسل اور تیز ہو رہا ہے۔ انٹی بائیوٹک دوائیاں دینے سے اتر جاتا ہے دوا چھوڑ دی جائے تو پھر ہو جاتا ہے۔ بہت کمزور ہو گئی ہے۔ دوستوں کی خدمت میں اس کی صحت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار حکیم خورشید احمد ربوہ)

۵۔ مکرم مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ کو ان دنوں بعض مشکلات درپیش ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مشکلات کو دور فرمائے

(ام نصر اللہ خان ربوہ)

۶۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم سید بشیر احمد صاحب قریباً ایک ماہ سے گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بیماری پیچیدہ صورت اختیار کر گئی ہے۔ احباب جماعت سے عزیز بھائی کی کامل و عاجل شفا کے لئے عاجزانہ دعا کی اپیل ہے۔

(سید سجاد احمد۔ محلہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

۷۔ اس عاجز کی ایک کم سن بچی فوت ہو گئی تھی جس کے صدمہ کی وجہ سے میری اہلیہ زیادہ بیمار ہو گئیں۔ بیماری میں ابھی کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ دوسرے بچے بھی بیمار ہیں۔ اور میں ان سب کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ اور میرے بچوں کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور پریشانیوں کو دور کرے۔ آمین۔

(اللہ دتہ۔ دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ)

۸۔ میری والدہ محترمہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں نیز میری ہمشیرہ کی طبیعت بھی خراب رہتی ہے۔

احباب کرام سے ان دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے

(محمد شفیق نصرت آرٹ پریس۔ ربوہ)

۹۔ میرا لڑکا عزیزم عبد المالک سات آٹھ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت عزیز کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(پراچہ عبد القیوم دار الیمن ربوہ)

# امتحان ناصرات الاحمدیہ کے متعلق ضروری اعلان

ناصرات الاحمدیہ کا ہر سہ معیار کا امتحان مورخہ ۲۷ر فروری بروز اتوار منعقد ہوگا۔ عہدیداران کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچیاں امتحان میں شریک ہوں۔ نیز جلد از جلد مرکز کو اطلاع دیں کہ انہیں کتنے پرچے درکار ہیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# لَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ سے مراد یہ ہے کہ ایک دوسرے کے مال باطل سے مت کھاؤ

## ناجائز ذرائع سے چھین کر نیز سود اور رشوت کے ذریعہ دوسروں کے مالوں پر قبضہ کرنا یہ سب امور باطل میں داخل ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَلَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اپنے مال کو تو انسان کھایا ہی کرتا ہے پس لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ سے مراد یہ ہے کہ ایک دوسرے کے مال باطل کے ساتھ مت کھاؤ۔ انسان دوسرے کا مال کئی طرح کھاتا ہے اوّل جھوٹ بول کر۔ دوم ناجائز ذرائع سے چھین کر سوم سود کے ذریعہ سے چہارم رشوت لے کر یہ سب امور باطل میں داخل ہیں

وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ میں بتایا کہ جس طرح آپس میں ایک دوسرے کا مال کھانا ناجائز ہے اسیطرح تم حکام کو بھی روپیہ کا لالچ نہ دو۔ تاکہ اس ذریعہ سے تم دوسرے کا مال کھا سکو۔ اس آیت میں افسران بالا کو رشوت دینے کی ممانعت کی گئی ہے اور اسے حرام اور ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

دوسرے معنے اس آیت کے یہ ہیں کہ اپنے مالوں کو حکام کے پاس نہ لے جاؤ۔ تاکہ لوگوں کے مال کا ایک حصّہ تم گناہ کے ذریعہ کھا جاؤ۔ یعنی ان کے متعلق جھوٹے مقدمات دائر نہ کرو اور یہ نہ سمجھو کہ اگر حاکم انصاف کو ملحوظ نہ رکھتے ہوئے تمہیں کسی کا حق دلا دے گا تو وہ تمہارے لئے جائز ہو جائے گا کیونکہ دنیوی عدالتوں سے بالا ایک آسمانی عدالت بھی ہے اور جب اس نے اپنے قانون میں ایک چیز کو ناجائز قرار دے دیا ہے تو دُنیا کی کوئی عدالت خواہ اسے جائز بھی قرار دے دے وہ بہرحال ناجائز اور حرام ہی رہے گا۔

چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ (بخاری جلد ۴ کتاب الاحکام) یعنی اگر میں کسی شخص کے لئے اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا غلط فیصلہ کر دوں تو اسے چاہیئے کہ وہ اس کے لینے سے انکار کرے کیونکہ میں اس کے لئے آگ کے ایک ٹکڑے کا فیصلہ کرتا ہوں۔

اسیطرح بخاری اور مسلم میں ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت آتی ہے کہ اَنَّهٗ سَمِعَ خُصُوْمَةً بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَ اِنَّمَا يَاْتِيْنِيْ الْخَصْمُ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهٗ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ يَتْرُكْهَا (بخاری کتاب الاحکام) یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے مکان کے دروازہ پر کسی جھگڑے کی آواز سُنی آپ شور سُن کر باہر تشریف لے گئے اور لوگوں سے فرمایا کہ دیکھو میں بھی ایک انسان ہوں میرے پاس مقدمات والے آتے ہیں تو ممکن ہے تم میں سے کوئی شخص دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو اور میں اس کی باتوں کی وجہ سے خیال کر لوں کہ وہی سچا ہے۔ اور میں اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔

پس اگر میں کوئی ایسا فیصلہ کر دوں تو جس شخص کے لئے میں کسی مسلمان کے حق میں کسی چیز کا فیصلہ کر دوں اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں نے اسے دیا ہے اور اسے اختیار ہے کہ وہ چاہے تو اس آگ کے ٹکڑہ پر قبضہ کر لے اور چاہے تو اسے چھوڑ دے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ ص ۱۵-۱۶ الم)

---

## مغربی افریقہ کے لئے ڈاکٹروں کے دوسرے گروپ کا انتخاب ہونے والا ہے

### احمدی ڈاکٹروں کو چاہیئے کہ خدمت کے اس موقع سے فائدہ اٹھائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ ۲۳ر اخاء ۱۳۴۹ ہش میں یہ خوشخبری احباب جماعت کو سنائی:-

"حالات بڑی تیزی سے بدل رہے ہیں مثلاً افریقہ ہے یہ بات بھی ضمناً ہے خوشخبری ہے اس لئے آپ کو سنا دیتا ہوں جو ہماری "آگے بڑھو" کی سکیم نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اس کے ماتحت ہمارے پہلے ڈاکٹر نے غانا میں جا کر کام شروع کر دیا ہے۔ الحمد للہ۔ اور زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ جس جگہ انہوں نے کام شروع کیا ہے وہاں ان کو رہائش کے لئے مکان اور کلینک کے لئے اتنا بڑا امکان جسے حکومت نے بھی مان لیا ہے کہ یہ ٹھیک ہے، وہ ایک ایسے پیراماؤنٹ چیف نے عطا کیا ہے (ہم اس کے بڑے ممنون ہیں) جو ابھی احمدی نہیں ہے اس قسم کے حالات ہیں۔ وہ قومیں ہم سے تعاون کر رہی ہیں کئی اور قومیں ہیں جو ہم سے حسد کر رہی ہیں ہمیں حسد کی کوئی پرواہ نہیں ہے جو قومیں ہم سے تعاون کر رہی ہیں وہ اس بات کی اہل ہیں۔ ان کا یہ حق ہے کہ ہم ان کی خدمت کے لئے وہ سب کچھ کریں جو ہمارے بس میں ہے اس طرح وہاں بہت سارے وعدے کئے گئے ہیں۔ عمل بھی شروع ہو گیا ہے۔ اور ڈاکٹر بھی جا رہے ہیں۔"

مغربی افریقہ کے لئے ڈاکٹروں کے دوسرے گروپ کا انتخاب ہونے والا ہے۔ پس احمدی ڈاکٹر اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی خدمات اپنے امام کے حضور پیش کریں اور اپنے کوائف سے خاکسار کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

---

## عیدالاضحیہ پر قربانی

جو احباب عیدالاضحیہ پر قربانی کے جانور دارالضیافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں دینا چاہتے ہوں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ یہاں قربانی کے لائق درمیانہ جانور ۷۰ اور ۸۰ روپے تک ملتا ہے۔ لہذا اس کے مطابق فی جانور رقم صیغہ ھذا کے نام عید سے قبل بھجوا دیں۔ تا جانوروں کا انتظام کیا جا سکے۔

(افسر دارالضیافت ربوہ)

## درخواست دعا

(۱) مکرم میاں لطف المنان صاحب ایم ایس سی ابن میاں عطاء الرحمن صاحب لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے بخیریت وہاں پہنچنے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(صادق علی ایم ایس سی۔ لیکچرار ٹی آئی کالج۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کے لڑکے عزیزم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی سینیر ریسرچ افسر پاکستان کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ پشاور کے بارہ میں ان دنوں ایک اہم فیصلہ ہونے والا ہے جو ان کے مستقبل کے لئے نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے

خاکسار صوفی خدا بخش عبد زیروی
نائب ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ

### کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح

تعلیم الاسلام کالج ربوہ باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام بارہواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ ۲-۳-۴ فروری ۱۹۷۱ء کو منعقد ہو رہا ہے امسال بھی ملک بھر کی نامور ٹیمیں اس ٹورنامنٹ میں شریک ہو رہی ہیں۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح گزشتہ سال کی چیمپئن ٹیم ریلوے کے کپتان سید جاوید حسن ۲ فروری کو صبح ۹ بجے کریں گے (سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷